پولیو کے بارے میں سچی کہانی - مجاہد علی

مجاہد علی، لاہور، مارچ 2007:

پولیو کے بارے میں سچی کہانیوں کی سیریز سے اخذ کی گئی، جسے شارپ کٹ فلمز نے تشکیل دیا اور اس کی ہدایات دیں

مجاہد علی کو پیدائش کے وقت پولیو کے قطرے نہیں پلائے گئے۔ 2003 میں، پولیو کی مہمیں اتنی متواتر سے بار بار نہیں چلائی جاتی تھیں جتنی کہ آج کل چلائی جارہی ہیں، لہٰذا مجاہد علی کو گھر گھر جانے والی ٹیموں کی جانب سے بھی اس ویکسین کی کوئی خوراک نہیں دی گئی کیوں کہ اس کی پیدائش اور پولیو لاحق ہونے کے درمیانی عرصے میں کوئی پولیو مہم نہیں چلائی گئی۔ مجاہد علی جیسے بچوں کی وجہ سے ہی یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ پاکستان میں پولیو کی مہمیں اتنی بار بار کیوں منعقد کی جاتی ہیں - تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ ہر مہم میں ہر بچے تک پہنچا گیا ہے۔ - مجاہد علی ایک غمگین کہانی سناتا ہے - اس کا حفاظتی ٹیکوں کا رڈ ایک 2003 میں پیدا ہونے والا مجاہد علی چار ماہ کا تھا جب اسے پولیو کا مرض لاحق ہوا۔

مجاہد علی کبڈی کے ایک چیمپئن کھلاڑی کا بیٹا ہے جس نے کسی بھی دیگر باپ کی طرح، اپنے بیٹے کو اپنے نقش قدم پر چلانے کا خواب دیکھا تھا۔ اپنے باپ کی طرح مجاہد علی کا بھی اس کھیل کی جانب اسی قسم کا رجحان تھا اور اکثر اس کھیل کو دیکھنے کے لئے اس کے ساتھ جاتا ہے۔ جب وہ گھر واپس آتے ہیں تو مجاہد علی کبڈی کھیلنے کی کوشش کرتا ہے، وہ ان حرکات کی نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے جو وہ دیکھ کر آیا تھا لیکن وہ ایسا نہیں کر پاتا -- اور وہ گر جاتا ہے۔ توثیق حیدر کو اپنے جذبات سے آگاہ کرتے ہوئے اس کا باپ کہتا ہے، ''اگر اللہ نے اسے صحت دی ہوتی تو کم از کم میں اسے کبڈی کھیلتے ہوئے دیکھ لیتا''۔ بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ اس کے پاس وہ مہارت موجود ہے جو اس کھیل کی جانب اس کے باپ کی ہے، لیکن پھر بھی وہ اسے کبھی استعمال نہیں کر پائے گا۔

جب بچے کسی ایسی بیماری کا شکار ہو جاتے ہیں جو لاعلاج ہو تو وہ ایک دکھ بھری داستان ہوتی ہے۔ یہ یقینی بنانے کے لئے کہ ایسا کوئی واقعہ پیش نہ آئے، ہر بچے کو اس کی پہلی سالگرہ سے پہلے پانچ مرتبہ مرکز صحت لے جانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح اس بات کو یقینی بنایا جاسکتا ہے کہ انہیں خسرہ سمیت ایسے سات امراض سے تحفظ حاصل ہو گیا ہے جنہیں ویکسین کے استعمال سے روکا جاسکتا ہے۔ پولیو سے تحفظ حاصل کرنے کے لئے، یہ نہایت ضروری ہے کہ تمام بچوں کو نہ صرف پیدائش کے وقت اور حفاظتی ٹیکوں کے عمومی مواقع پر پولیو کے قطرے پلوائے جائیں بلکہ جب کبھی کوئی پولیو مہم شروع ہو، اور پولیو ٹیمیں گھر گھر جا کر قطرے پلا رہی ہوں، اس وقت بھی انہیں پولیو کے قطرے پلوائے جائیں۔

یہ کوئی وجہ نہیں ہے کہ پانچ سال سے کم عمر کا کوئی بچہ پولیو مہم کے دوران پولیو کے قطرے پینے سے محروم رہے - کسی بھی بچے کو محروم نہیں ہونا چاہیئے''۔ وہ بچے جو بخار یا دستوں کی بیماری میں طبیعت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے پولیو کے قطروں سے محروم رہے انہیں بھی ان معذور کر دینے والی بیماریوں کے خلاف تحفظ حاصل کرنے کے لئے پولیو کے یہ قطرے پلوانے کی ضرورت ہے۔ چھوٹے بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگوانا بہت اہم ہے کیوں کہ یہ وہی بچے ہوتے ہیں جو بالغوں پر انحصار کرتے ہیں - بڑے بچے خود چل کر حفاظتی ٹیکے لگانے والی ٹیموں تک جاسکتے ہیں جب کہ چھوٹے بچوں کو خود وہاں لے جانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

مجاہد علی کا باپ توثیق حیدر سے اپنی بے بسی کا اظہار کرتا ہے لیکن وہ یہ جانتا ہے کہ دوسروں کو اس عذاب سے نہیں گزرنا چاہیئے جس سے وہ اور اس کا خاندان گزر رہا ہے۔

مجاہد علی کے باپ کو یہ احساس ہے کہ یہ ان کی زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی - کہ انہوں نے بچے کو پولیو کے خلاف تحفظ کو یقینی نہیں بنایا۔ جیسے ہی مجاہد علی کی ماں شارپ کٹ فلمز کے توثیق حیدر کے لئے دروازہ کھولتی ہے، ہر کسی کو اس بات کی تعریف کرنا پڑتی ہے کہ مجاہد علی کتنا خاص بچہ ہے - نہ صرف یہ کہ وہ بہت چھوٹا ہے، بلکہ اسے سب سے زیادہ پیار کیا جاتا ہے۔

''میرے بچے کے ساتھ جو ہونا تھا وہ ہو گزرا - لیکن آپ کے بچے کے لئے ابھی دیر نہیں ہوئی''، مجاہد علی کا باپ یہ کہتے ہوئے تمام گھرانوں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ پانچ سال سے کم عمر کے تمام بچوں کو ہر مہم کے دوران پولیو کے قطرے پلائے گئے ہیں۔ وہ مزید کہتا ہے کہ ''میں دعا کرتا ہوں کہ کسی خاندان کو ایسی زندگی نہ گزارنی پڑے جو ہمیں گزارنی پڑی ہے''۔

مجاہد علی کی کہانی ان میں سے صرف ایک ہے جسے پولیو کے بارے میں سچی کہانیوں کی سیریز سے اخذ کیا گیا اور جنہیں شارپ کٹ فلمز نے تشکیل دیا اور ان کی ہدایات دیں۔